قیمت سالانہ ؎ رجسٹر نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۱

گلدستہ اخبار

رائے صاحب ڈاکٹر ہیرالال کو وائس چیرمین کا عہدہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے بھی اس کی قبولیت سے انکار کر دیا۔

ان حالات میں دیکھنا چاہئے اب کونسا پنجابی لیڈر میدان میں آکر اپنے ملکی فرائض کو انجام دیتا ہے۔

خبر ہے کہ لاہور چھاؤنی کے مشرقی سٹیشن پر گذشتہ سوموار کو ایک نوجوان آدمی انجن کے نیچے کٹ گیا۔

متوفی نوجوان لائن سے کود کر دوسرے پلیٹ فارم پر جانا چاہتا تھا۔

اس اثنا میں ۱۷ اپ فاسٹ پسنجر آپہنچی۔ اور بدقسمت نوجوان انجن کی جھپٹ میں آگیا۔

۱۸ ستمبر کو سوں ٹمپو پڑھی کے بازار میں کیم اور دو اکتوبر کی رات کو میسرز بھاگ اور مولا بخش سوداگر کی دوکان کو آگ لگ گئی۔

آتشزدگی سے پچاس ہزار کا نقصان تصور کیا جاتا ہے۔ سیوا سوسائٹی نے موقعہ واردات پر خوب مدد کی۔

کئی ماہ کے عرصہ کا ذکر ہے کہ پولیس کو ایک بنگالی نوجوان کی لاش ریلوے سفر میں ایک ٹرنک میں ملی تھی۔ اب مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ ایک انارکسٹ کی لاش تھی جسے اس کی سوسائٹی کے ممبران نے اُڑا دیا تھا۔

بمبئی ۲ اکتوبر۔ ڈاکخانہ کی سٹرائک ختم نہیں ہوئی مگر میسرز رچرڈسن کے ایک ہزار کاریگروں نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔

کارخانہ کے مالک نے فی آدمی ۲ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس کے طور پر دینا منظور کیا تھا۔ کاریگروں نے لینے سے انکار۔

۲ اکتوبر شملہ کی خبر ہے کہ گورنر جنرل آف انڈیا معہ کونسل نے ہندو کالج بنارس کا الحاق ہندو یونیورسٹی سے کر دیا۔

امید لگائی جاتی ہے کہ مسٹر مانٹیگو وزیر ہند آئندہ موسم بہار تک ہندوستان سے ہوکر لنڈن واپس جائیں گے۔

آپ کی غیر حاضری میں وزارت ہند کے فرائض سر ٹامس ہولڈرنیس مستقل نائب وزیر ہند اور لارڈ اسلنگٹن انجام دیں گے۔

۱۸ ستمبر میں ملیریا و ہیضہ نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ کوئی گھر مشکل سے بچا ہوگا اموات کی اوسط ہیبت ناک ہو رہی ہے۔

تار برقیات

ہماری سرکار کی فتح

لنڈن ۵ اکتوبر۔ آج شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ محاذ آئسن پر جرمن کی جو یورشیں ہوئی تھیں وہ شیورو کے جنوب مشرق اور سیرنی کے مشرق کو پسپا کر دیئے گئے۔ میوز کے دہنے کنارہ پر ہمارے توپ خانہ دشمن کی فوج جو کورز میں جنگل کے علاقہ میں جمع تھی منتشر کر دیا۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ سر ڈگلس ہیگ آج شب کے مراسلہ میں کہتے ہیں۔ کہ پیادہ فوج کی کوئی قابل ذکر جنگ نہیں ہوئی۔ ہم نے اپنے مورچے مضبوط کر لئے ہیں۔ ہم نے ۴۴۴۶ آدمی دشمن کے قید کر لئے ہیں۔ جن میں ۱۱۴ افسر ہیں۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ ملک معظم نے سر ڈگلس ہیگ کو اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ فلنڈرز میں بہادر فوج کی دوگانا فتح مجھے اعلے درجہ کی خوشی اور اطمینان دیتی ہے۔ اور آپ کی حکمت عملی کا بڑا اعتبار ہے اور ایسا ہی تمام افسروں کی قابلیت شجاعت اور برداشت سے میں مطمئن ہوں۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ دشمن کے نقصانات کا اس امر سے بیان ہو سکتا ہے۔ کہ آسٹریلیا کی فوج نے گزشتہ رات کو ایک ہزار گز سے زیادہ کے طویل محاذ پر تقریباً ۱۰۰۰ لاشیں دشمن کی شمار کیں۔

اہل انزک دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے کل بہت سے جنگی قیدیوں کا شمار کیا۔ انہوں نے ۲ افسر پائے جو ایک غار میں جو گوروں سے بن گیا تھا چھپے ہوئے پائے گئے جن میں ایک بٹالین کمانڈر بھی تھا۔ ایک آسٹریلین افسر نے اکیلے ہی ۳۱ آدمی گرفتار کئے۔ نیوزیلینڈر بڑی عمدگی سے لڑے۔ اور جس طرح سے انہوں نے اپنی توپوں کو حرکت دی وہ فوجی ٹورنامنٹ کے قابل تھا۔ دن کے وقت جرمن ہوائی جہاز ہمارے مورچوں پر بہت نیچے اڑتے رہے۔ اور ہم نے ان میں سے کم از کم ایک اپنی کلدار توپ سے نیچے اتار لیا۔ پولکیپل پہ حملے کرتے وقت ہم نے دشمن کا خوفناک مورچہ لے لیا۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ چھ بٹالینوں کے آدمی محاذ کے خط پار سے یا پکڑ لئے گئے۔ دو بٹالین سڑک سے نیچے آتی ہوئی نظر آئیں۔ غالباً وہ کمک تھی۔ مگر قبل ازیں کہ وہ جنگ کرنا شروع کریں گولیوں سے پاش پاش کر دی گئیں۔ محاربہ کے تالابوں نے بڑی نمایاں خدمات کیں۔ جن سے انگریزی فوجوں نے وہ نہایت ہی مضبوط اور خاص جگہیں لے لیں۔ جو بڑی کامیابی کے ساتھ ہمارا مقابلہ کر رہی تھیں ٭

دشمن کی ذمہ داری

لنڈن ۴ اکتوبر۔ جنرل سمٹس نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا معاملہ ایک ایسے دشمن کے ساتھ آ پڑا ہے۔ جس کے علم نے اس کو موسوی شریعت کے ابتدائی اصولوں سے پرے تک نہیں پہونچایا۔ لہٰذا ہم صرف اس مقولہ ہی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم جھجک کے ساتھ مجبور کئے گئے ہیں۔ کہ ہم بھی اپنی بمباری کی پالیسی برتیں۔ قبل ازیں حالات کے اندر ہونے کے باوجود بھی ہمیں اس معاملہ میں کچھ دلچسپی نہ تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ دو باتوں پر زور دوں اس امید سے کہ جب اسباب کی یاد دیکھا جائے۔ کہ میرے الفاظ یونہی یاد دہرائی نہ تھے۔ اول یہ کہ ہم نے آباد مرکزوں پر بم پھینکنے کی کارروائی کا ہرگز آغاز نہیں کیا۔ دشمن ہی نے ایسی کارروائی شروع کی۔ اور ساتھ ہی اس کے زہریلی گاس کا استعمال اور دیگر باتیں کرنا شروع کیں۔ جو بین الاقوامی قانون کے خلاف ہیں۔ اور ہم بڑی جھجک کے ساتھ بڑی مدت کے بعد جب برٹش لوگوں کی برداشت سے باہر ہو گیا اس کام پر مجبوراً آمادہ کئے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں فن محاربہ کی ان ترقیات کو بالکل ہی بُرا اور اخلاق سے گرا ہوا سمجھتا ہوں۔ اور اگرچہ میں ان باتوں سے نہیں ڈرتا تو بھی میں بے حد طور پر طرفین کو ایسے ظالمانہ عمل سے باز رہنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ ہم جرمن کمرمات سے پہلو تہی کرنے کی کوشش کرینگے جہاں تک حیطہ انسانی کے اندر ہے دشمن کے فوجی اور حرفتی مرکزوں کے خلاف اپنے ہوائی جہازوں کے استعمال کرنے میں معصوموں اور بے سرو ساماں لوگوں پر حملہ کرنے سے احتراز کرینگے۔ مگر یہ لابدی امر ہے کہ جب ہم دشمن پر وسعت کے ساتھ جارحانہ حملہ کریں جس کے لئے ہم مجبور کئے گئے ہیں تو ایک حد تک ان کا بھی نقصان ہو جائے۔

خبر ہے کہ کپتان زندر سنگھ سوڈھی آئی۔ ایم۔ ایس کو سیر کے درجہ پر ترقیاب کر دیا گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستانی کلیسیا کی مشکلات

اس عنوان سے جنوبی ہندوستان کے مسٹر ایس جنانیبر کالم بی۔اے کا ایک درس مدراس کے اخبار کرسچن پیٹریٹ میں چھپ رہا ہے۔ جو ہماری ہندوستانی کلیسیا کی موجودہ کلیسیائی مشکلات کا ایک گونہ حل کرتا ہے۔ اس میں یورپ کی کلیسیاؤں اور ہماری ہندوستانی کلیسیاؤں کا مذہبی مقابلہ کیا گیا ہے اور ایسی تجاویز بتائی گئی ہیں کہ جن سے ہندوستانی مسیحی کلیسیا بہت زیادہ خالص اور مضبوط اور روحانی بن سکتی ہیں۔ منجملہ دیگر امور کو چھوڑ کر ہم اپنے ہندوستانی مسیحی بھائیوں کے فائدہ کے لئے وہی امور پیش کرینگے جن سے اُن کو زیادہ شغف ہے۔ اور جو ہم سب کے لئے مفید بھی ثابت ہونگے۔ مسٹر مذکور ہندوستانی ہیں اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اپنے ہندوستانی مزاج اور علم اور تجربہ سے قلمبند کیا ہے۔

کیا مغربی بوجھ کو مشرقی کندھوں پر رکھنا چاہیے اس معاملہ میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ مقدس پولوس نے جو گلتیوں کو نصیحت دی تھی اُس کا وہ استعمال جو پادری برنارڈ لوکس صاحب نے کیا ہے اس سلسلہ میں موزوں ہے۔ پادری برنارڈ لوکس صاحب کہتے ہیں کہ آج مقدس پولوس اپنے بہت سے پیروؤں سے کہیگا "...... تم خود جو یہودیوں کی تعلیمات اور کلیسیائی دستورات سے نجات پاچکے ہو۔ کیا مشرق پر مغرب کی تعلیمات اور کلیسیائی دستورات (کا بوجھ) رکھو گے۔" وہ پھر اپنی کتاب "آور لاسٹ ان انڈیا" نامی میں کہتا ہے۔ یعنی سب سے بڑا عیب مصنف کے خیال میں جو ہندوستانی کلیسیا کے اندر خصوصیت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ یہ کلیسیا نہ صرف ہندوستانی ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ کلیتہً بدیسی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ اپنی بدیسی خصلت (کیرکٹر) پر زور دینے کی خواہشمند ہے۔ اپنے نام۔ قوام خیال اور طبیعت میں یہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک مغربی ہے۔ ایسی ہندوستانی کلیسیائیں بھی ہیں جو اسبات پر زور دینے سے انکاری ہیں۔ کہ وہ انگریزی۔ سکاچ۔ ویسلین۔ امریکن جرمن۔ اور ڈچ کلیسیائیں ہیں۔ قبل ازیں کہ ہندوستانی کلیسیا میں کوئی ویسلی یا لوتھر پیدا ہو یا وہ اصل اُنکو اُن کی ضرورت بھی محسوس ہو وہ انڈین ویسلین اور انڈین لوتھرانز ہیں۔ ہمارے اندر متفرق عقیدے اور کلیسیائی مباحثوں کے نتیجے بقایا پائے جاتے ہیں۔ لازم تھا کہ وہ مدت سے دفن ہو جاتے یا عجائب خانوں میں رکھدیئے جاتے۔ مگر وہ اس بجائے اب سائن بورڈوں کا کام دیتے ہیں اور ہر ایک ہندو کو جو گزرتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہی گرجا بدیسی حلقہ ہے جس کا ہندوستان کیساتھ مطلقاً کچھ تعلق نہیں"...... ہندوستانی کلیسیاؤں کو پوری آزادی دینا چاہیئے تاکہ وہ اپنی متفرق جماعتوں کو از سر نو صورت دیں۔ اور اُنکو ہمت دلانا چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایسا تبدیل کریں کہ بدیسی حکومت سے زیادہ حقیقی طور پر آزاد ہو جائیں"...... "اگر ہندوستانی کلیسیا نے ہندوستان کی جو مسیح کی قدرت اور اثر سے از سر نو پیدا ابھر گیا ہو نمائندہ بننا ہے۔ اور جس میں مذہب کا پابند ہندو اپنے آپ کو داخل سمجھے تو لازم ہے کہ کلیسیا اپنے عقیدوں اور طریقہائے عبادت میں ہندوستانی ہو اور اُس میں مغربی خیالات اور جذبات نہوں اور ایسی ہو کہ وہ ہندوستانی خیالات اور تصورات مسیح کی خدمت سے صورت پذیر ہو"...... "ہم کو نہ چاہیے کہ ہم ہندوستانی کلیسیا کو سوائے روپے کے اپنی الہیات آگے کو کبھی عطا نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ہندوستانی کلیسیا میں حقیقی مشرقی راسخ الاعتقادی کے عوض میں مغربی راسخ الاعتقادی محفوظ رہے۔

غالباً جس بات کی اس وقت ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر ممکن سمتوں سے اور جہاں تک ممکن ہو بہت جلد بدیسی تعلق قطع کر دیا جائے۔ مالی معاملات کی بہ نسبت غیر مالی معاملات میں یہ امر اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ مالی تعلق دراصل سب سے آخری بات ہے۔ جو دانائی کے ساتھ قطع ہو سکتا ہے۔ مگر اس کو سب سے پہلے عمل میں لانا مہلک غلطی ہے۔

مغربی انتظامات۔ ہندوستانی کلیسیائی ترکیب مسٹر جنانیبر کالم کہتے ہیں کہ اوپر کے بیان سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مکمل ہندوستانی کلیسیا کی تعمیر کے لئے مغربی ترکیبات رکاوٹ ہیں۔ مغربی ترکیب کا اثر حتی کہ تعلیم یافتہ دماغ پر بھی اس حقیقت سے نظر آسکتا ہے۔ کہ ایک تعلیم یافتہ برہمن نے کہا کہ میں (یعنی مسٹر جنانیبر کالم) ایم دمین ہوا کیونکہ

ہیں مسیحی ہوں۔ اور وہ صرف اسی وقت خاطر جمع ہو جبکہ میں نے اس امر کی تشریح کردی کہ میں بھی ایسا ہی ہندوستانی ہوں جیسا کہ آپ ہیں۔ اسوائے اس کے کہ میں نے اپنی زندگی یسوع مسیح کو دیدی ہے۔ اگرچہ پولیٹیکل زندگی کی نئی شراب نے بعض پرانی مگر مضبوط بوتلوں کو یعنی پولیٹیکل ترکیبات کو توڑ دیا ہے تو اس طرح سے پرانے اور کمزور مغربی نمونے یا نئے نمونہ کی جس کو جنوبی ہندوستانی متحدہ کلیسیا (ساؤتھ انڈین یونائیٹڈ چرچ) پرانے مغربی نمونوں پر بنا رہی ہے ہندوستان کی روحانی زندگی کے جو اس کی پولیٹیکل زندگی سے علاوہ نہایت باریک اور زیادہ نازک ہے۔ کام دینے کی توقع ہو سکتی ہے؟ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح پرانے نمونے موثر کر دیئے جائیں۔ اور ان کی جگہ ایک نیا نمونہ بنایا جائے؟ اس ملک کے باشندوں میں ایک قومی وقوف پیدا ہو گیا ہے۔ اور چونکہ اس میں ایک سے دوسرے کو لگ جانے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاثیر ہندوستانی مسیحیوں پر بھی ہو گئی ہے۔ ہندوستانی کلیسیا کے پیچیدہ معاملات کرسٹوسماج کے اندرونی دایرہ کے ذریعہ سے جو ان کی ان میٹنگوں میں جو ہر مہینے دوستوں کے گھروں میں ہوا کرتی ہیں دعا کے ساتھ فیصل ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

ہندوستان کی قومی کلیسیا کی کیا صورت ہوگی؟

ان امور میں کرسٹوسماج کی چار رایوں کا ذکر امداد پر جرح کرنے کے بعد مسٹر جابیز کالم لکھتے ہیں کہ مشنری صاحبان اکثر یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ کونسی صورت ہے جو قومی کلیسیا اختیار کرے گی؟ مجھے یہ سوال اس سوال کا منشا معلوم ہوتا ہے جو کولمبس سے کیا جا سکتا تھا یعنی اس براعظم کی طبعی صورتیں کیا ہیں جس کو تم دریافت کرنے جا رہے ہو۔ اور کیا وہاں سونے کی کانیں ہیں؟ سابق پروفیسر ناکس نے کہا ہے کہ ایمان سے ابراہیم سرزمین موعود میں گیا۔ اور ایمان ہی سے کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ میں صرف ہندوستانیوں کی اس ذاتی اور پرزور پکار کا ذکر کر سکتا ہوں جو وہ اپنی روحانی زندگی کے طبعی ظہور کی بابت کرتے ہیں۔ یعنی ایک قومی کلیسیا اور ان بعض عناصر کا ذکر جن سے کہ کلیسیا صورت پذیر ہوگی حتی کہ ایک تنگ خیال ہندوستانی پادری نے جس کے ساتھ میں مدت تک اس مضمون پر گفتگو کرتا رہا قومی کلیسیا کے لئے اپنی خواہشمندی ظاہر کی۔ ویسلین اور ساؤتھ انڈیا یونین چرچ اور دوسری کلیساؤں کے پاسٹر بھی جو اس موجودہ حالت کو سمجھتے ہیں اس قسم کی خواہش رکھتے ہیں۔ سابق ڈاکٹر پلنی انڈی صاحب نے ایک قومی کلیسیا قائم کی تھی۔ لیکن چونکہ اس نے یہ کام سرسری طور پر مغربی طریق پر شروع کیا تھا۔ اس لئے ناکام رہا۔ مرحوم مسٹر کالیچرن بنرجی نے بنگال میں اس جانب کام کا آغاز کیا۔ مگر اس کے رفیق پادری بی سی سرکار کی بابت ہمیں بتایا گیا کہ اس نے اس کام کو سمجھا ہی نہیں۔ اور کہ اگر وہ اس وقت زندہ رہتا تو اس کا جانشین بنتا اور اس کام کا تجربہ کرتا اس کے بعد مسٹر مذکور نے احاطہ بمبئی کے بعض اخباروں کا حوالہ دیا ہے۔ جن میں ایسی ہی کلیسیا کی خواہشمندی ظاہر کی گئی ہے۔

(باقی اگلے صفحے پر)

زیتون اور اس کا تیل

اس پھل کا تیل اہل یہود میں بکثرت مستعمل تھا۔ عبرانی میں زیت یا زتیم ہے بصیغہ جمع کے معنی ہے روشن یا درخشندہ درخت اور پھل اس لئے کہ اس میں سے تیل نکلتا ہے جس سے آگ کی روشنی اور درخشندگی کا عمل جاری رہتا ہے۔ زیتون کا درخت یہی وجہ کہ اس کا تیل درد کو کم یا دور کرنے اور جلد کو نرم کرنے کے کام آتا ہے۔ وہ ذات الٰہی کے فیضان اور رحمت کی علامت ہے اور خصوصاً مسیح کے ذریعہ خدا کی نیکی اور رحم کی نشانی ہے۔ اور روح القدس کی بابرکت تاثیر کی اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس سے ہماری بگڑی ہوئی اور گناہ آلودہ ذات کا علاج اور صحت ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے سے سانپ یعنی شیطان کا زہر دور کر دیا جاتا ہے۔ زیتون کا تیل اہل یہود کے درمیان افعی کے زہر کو بھی دور کرنے کے لئے مستعمل ہوتا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا کی پروردگاری میں نوح کے طوفان کے بیان میں زیتون کی پتی یا چھوٹی سی شاخ خدا کی مہربانی اور رحمت کے اظہار کا ذریعہ یا علامت کے طور پر پسند کی گئی تھی اور نوح نے بھی ایسا ہی سمجھا تھا۔ پھر حکم دیا گیا تھا کہ عید خیمہ کے وقت علاوہ دیگر خاص درختوں کی شاخوں کے اس درخت کی شاخوں سے جھونپڑیاں بنائی جایا کریں۔ اور بنی اسرائیل ان میں ۸ دن تک رہا کریں (نحمیاہ ۸: ۱۷) یہاں ہی سے زیتون کی شاخ دیگر اقوام کے درمیان صلح اور امن کی علامت مشہور ہو گئی تھی۔

امریکہ جنگی تیاریاں

واشنگٹن کی خبر ہے کہ امریکہ برباد من

کشتیوں کا ایک بڑا بھاری بیڑا سرعت کے ساتھ تیار کر رہا ہے۔ ماہران محکمہ جہازات متوقع ہیں۔ کہ یہ بیڑا یورپ کے سمندروں میں اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے ۱۹۱۹ء میں مستعد ہو جائیگا یہ برباد کن کشتیاں آبدوز کشتیوں کو ڈھونڈ کر نکال لینے میں نہایت ہی کار آمد ہیں۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے اعلان کر دیا ہے کہ ہر قسم کے بیس ہزار ہوائی جہاز تیار کئے جانے کا اختیار حال ہی میں دے دیا گیا ہے۔ اور وہ بننے شروع ہو گئے ہیں۔ جونہی کہ یہ ہوائی جہاز تیار ہو جائیں گے۔ تربیت یافتہ بادپرواز معہ پورے ساز و سامان کے کام کیلئے مستعد او تیار رہینگے۔

ہندوستان کے بارے میں وزیر ہند کا بیان

یہ وہ بیان ہے جو اصلاح ہندوستان کی بابت وزیر ہند مسٹر مونٹیگ نے ۳۰ اگست کو ہاؤس آف کامنز میں دیا اُسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ایک سوال کے جواب میں اُس نے کہا کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی پالیسی جس کے ساتھ گورنمنٹ کا بھی اتفاق رائے ہے۔ یہ ہے کہ ہندوستان کی حکومت کے ہر صیغوں میں ہندوستانی کثرت کے ساتھ داخل کئے جائیں۔ اور سلف گورنمنٹ محکمہ جات کا بتدریج انکشاف ہو۔ بایں نظر کہ ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کا جو برٹش سلطنت کا اصلی حصہ ہے احساس ترقی کرے۔ اُنہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس سمت میں اصلی عملدرآمد حتی الوسع بہت جلد ہو۔ اور کہ بطور ابتدائی کارروائی کے اس امر پر غور و فکر کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ کون سے امور ہونگے جن پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔ اور یہ کہ جو لوگ انگلستان میں اور ہندوستان میں صاحب اختیار ہیں ان کے درمیان ان امور کے بارے میں آزادانہ تبادلہ خیالات کیا جائے اور کہ اس پالیسی میں صرف بالتدریج ہی ترقی ہو سکتی ہے۔ مسٹر مونٹیگ نے کہا کہ گورنمنٹ نے تصفیہ کیا ہے کہ ہز مجسٹی کی فوج میں کمیشنڈ عہدوں پر ہندوستانیوں کے مقرر کئے جانے میں جو رکاوٹ تھی وہ دور ہو جانا چاہئیں۔ اس فیصلہ کے مطابق ۹ ہندوستانی افسروں کو جو ہندوستان کی بحری افواج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور موجودہ جنگ میں خدمات کر چکے ہیں۔ اور اُن کی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے اُن کے اس اعزاز کے لئے سفارش بھی کی ہو۔ ان کو کمیشن عطا کی جائے۔ ان ۹ آدمیوں کے نام لنڈن گزٹ میں مشتہر کر دیئے جائینگے۔ اور وہ لنڈن گزٹ ہندوستانی فوج کو بھی روانہ کر دیا جائیگا۔ جن عام شرائط پر ہندوستانی آئندہ کو کمیشن کے حقدار متصور ہونگے۔ اُن پر گورنمنٹ آف انڈیا اور میرے درمیان مباحثہ ہو رہا ہے۔

ہماری سرکار کی فتح

جنرل مورس نے جنگ کی موجودہ صورت پر رائے دیتے ہوئے حال ہی میں رائٹر کے نامہ نگار کو خبر دی ہے۔ کہ سر ڈگلس ہیگ نے ۸ تاریخ کی جنگ میں اپنے آج کے کل مقاصد حاصل کر لئے۔ جس میں یہ امر مضمر مخفی کل ہے کہ وہ سلسلہ بیفن کے تمام ضروری حصہ پر قابض ہو گیا ہے۔ اُن کی یہ مشقیمی ۱۶۰۰۰ گز طولانی اور زیادہ سے زیادہ اڑہائی ہزار گز عمیق محاذ میں اُنہیں حاصل ہوئی ہے۔ جنرل مورس نے فوج کی وہ تعداد شمار دیا ہے۔ جو ۳۱ جولائی سے آج تک کام کرتی رہی یعنی انگریز ۷۰ فیصدی نو آبادیات کے باشندے ۱۷ فیصدی۔ سکاچ آٹھ فیصدی اور آئرش ۲ فیصدی تھے۔ اسی عرصہ میں ان میں سے بالترتیب کل میں سے ۶، ۷، ۸ و ۱۰ و ۲ ہلاک ہوئے اس سال کے شروع سے ۳۰ ستمبر تک ۱۴۳۵ ۵ جرمن گرفتار ہوئے۔ اور ۳۲۳ ۳ بھاری توپیں لے لی گئیں ہمارا کل نقصان ۱۵۰۶۵ اسیران جنگ ہیں۔ مگر اسی عرصہ میں ہماری کوئی توپ نہیں چھینی گئی کل رزمگاہوں میں ہم نے ۱۳ ۲۵، ۲ آدمی قید کر لئے اور ۷۰ توپیں لے لیں۔ ہمارے پندرہ ہزار آٹھ سو آدمی قید ہو گئے۔ مگر کوئی توپ ہم نے نہیں دی۔

جنرل سمٹس نے حال ہی میں سلطنت متحدہ کے ایوانہائے تجارت کے پریزیڈنٹ کی مہمان نوازی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرا مدعا یہ تھا کہ اہل جرمنی کو عین اُسی بنیاد پر جا پکڑوں جس پر سے اُنہوں نے تمام دنیا کو للکارا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ وہاں ہی سے اُن کی فتح یقینی ہوگی۔ اس سے جنرل سمٹس کا مطلب اُس کی خالص فوجی جنگی طاقت تھا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ وہ غلط بنیاد ہے۔ اور کہ اس طرز عمل کو ظاہر کرنے میں انہوں نے اپنی تاریخ میں بڑی بھاری غلطی کھائی ہے کیونکہ یہ فوجی جنگ سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہایت سیاسی۔ اخلاقیات شماری۔ افعال و خواص الاعضا اور دیگر غیر فوجی اجزاء پر منحصر ہے۔ مگر وہ اہم جرمن زاویۂ نظر سے اس معاملہ پر غور کریں اور دیکھیں

کہ جنگ کے چوتھے سال کی ابتدا میں فوجی حالت کیا تھی۔ سوائے ایک دو مستثنیات کے دشمن ہر جگہ مدافعت ہی کرتا رہا۔ اور ہر جگہ آہستہ آہستہ ہمارے سامنے سے پیچھے ہی ہٹتا رہا۔ یہ حرکت محاربہ کی نئی صورت کی اصلیت کی وجہ سے ضرورتاً آہستہ رہی۔ کیونکہ اس کے لئے بھاری توپخانہ اور ہر قسم کے گلہ اور سامانوں کو ادھر ادھر لیجانے کی بڑی ضرورت تھی۔ مگر ہمارے ایک میل بھی آگے بڑھنے میں دشمن کا سخت نقصان مشتمل ہے جن کا اُن نقصانوں سے جو پہلے جنگوں کی بڑی بھاری لڑائیوں میں ہوا مقابلہ کئے جانے کے لائق ہے۔ اس قسم کے نقصانات اور شکستیں اب دشمن کو متواتر نصیب ہو رہی ہیں۔ بطور مثال کے طور پر مغربی محاذ ہی کو لے لو جہاں عمدہ سے عمدہ دشمن کی فوج جمع ہے۔ اس خط پر جو عنقریب غیر منتقل خط ہے۔ جرمن افواج خاک و خون میں بے تحاشہ لوٹ رہی ہے اور کشتوں کے پشتے اس قسم سے لگ رہے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں اُس کی نظیر مفقود ہے۔ ہمیں جرمن کو شکست دینے کے لئے دریائے رائن سے عبور کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

حقانہ دار کا لڑکا جل گیا (راولپنڈی کے سب)

انسپکٹر پولیس بخشی زمان علی کا چھوٹا بچہ جل گیا۔ جس سے بچے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ خدا بچائے اولاد کے دکھوں سے۔ افسوس کہ بچہ کی ماں کی گود خالی کر گیا۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔

لکھنؤ میں عید قرباں بخیریت گذر گئی — خبر ہے کہ لکھنؤ میں عید قرباں خیریت سے گذر گئی۔ صرف محلہ جھوائی ٹولہ میں ایک نانبائی نے جو حال میں کلکتہ سے واپس آیا ہے۔ اپنے مکان میں گائے قربان کرنا چاہی تھی۔ چونکہ اس مقام پر کبھی قربانی نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ ہی اس کے لئے اجازت لی گئی تھی۔ پولیس نے اُسے اپنے ارادہ سے باز رکھا۔ قرب و جوار کے مسلمانوں کے تعلقات بدستور قایم رہے۔

ندی میں خزانہ کی دیگوں کا شبہ — لکھنؤ کے محلہ سرائے عالیخاں کے نالہ کے نیچے خزانے کی دیگوں کے لڑکنے کی آوازیں پُل کے نیچے سنائی دیتی ہیں۔ ہزارہا لوگ جمع ہو گئے اور تانبے پیتل اور لوہے کی بڑی بڑی چادروں کی آپس میں ٹکرانے کی آواز بعض اوقات دور کی آواز توپ کی مانند سوموار کی رات تک متواتر سنائی دیتی رہی۔ نالہ میں خاکروب اُتارے گئے۔ تعلیم یافتہ تماشائیوں نے جانچ پڑتال کی مگر ہنوز یہ پتہ نہیں لگا کہ یہ آوازیں کہاں سے آتی ہیں۔

مغربی بنگال میں نامی ڈاکوؤں کے ایک گروہ کی گرفتاری — خبر ہے کہ پولیس کو مغربی بنگال میں نامی ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو گرفتار کرنے میں کامیابی ہوئی۔ جنہوں نے اضلاع بردوان۔ بیربھوم۔ ہگلی۔ مرشد آباد۔ اور بانکوڑا میں کثیر التعداد ڈاکے ڈالے تھے۔ اس گروہ میں ۳۵ آدمی شامل تھے جنمیں دو کو سرکاری گواہ بنایا اور دو کو صاحب سشن جج بردوان نے بری کر دیا۔ باقی قیدیوں میں ۷ کو عمر قید بعبور دریائے شور اور باقی ڈاکوؤں کو ۷ سال سے ۱۰ سال قید سخت تک مختلف المیعاد سزا دی گئی۔

جرمنی میں وبا — لندن ۴ اکتوبر۔ فرانسیسی محاذ پر کا ایک کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ جرمن قیدیوں کی خط و کتابت میں ہیضہ اور ہنگر ٹائفس کی بیماری جرمن میں پھیل ہوئی ہے۔ ہیضہ خصوصاً برلن۔ کولگنے۔ ڈریسڈن۔ سٹیٹن اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں عام ہے۔ جس کے سبب سے بارکیں اور سینما بند کر دیئے گئے ہیں۔ ایک پروفیسر نے لائپزگ میں لکچر دیتے ہوئے تپ دق اور دیگر بیماریوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یکم اکتوبر کو دہلی میں ایک بچہ ٹریکار کی جھپٹ میں آ گیا۔ جو اب ہسپتال میں ہے۔ امید زندگی باقی۔

بمبئی کے چھٹی رسانوں کی ہڑتال ہنوز جاری ہے جن میں سے ۲۲ اور سیر اس وقت تک برخاست ہو چکے ہیں۔

خبر ہے کہ کلکتہ کی یوروپین ایسوسی ایشن کی طرح رنگون میں بھی یوروپین اصحاب نے ایک جلسہ منعقد کیا ہے۔ جس میں شدومد سے ہندوستانی اصلاحات کی مخالفت کیگئی ہے۔

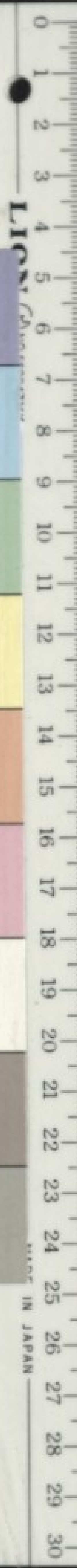

خوشخبری

سرکار نے تمام ہندوستانی فوج کے لئے اُن کی تنخواہ اور پنشن میں ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

(۱) تمام فوج کے لئے سوائے اس کے کہ جب رضا یا چھٹی پر ہوں۔ راشن سرکار سے مفت ملا کریگا۔

نوٹ۔ جب تک راشن دینے کا انتظام نہ ہو تب تک عہ نقد اور نیز مہنگائی کا روپیہ ملیگا۔ جو کہ دونوں رقمیں ملاکر قریب چھ روپیہ کے ہوتا ہے۔ اور جب راشن ملنے کا انتظام ہوجاوے تب یہ دونوں رقمیں بند کردی جائیں گی۔

(۲) تنخواہ میں حسب ذیل اضافہ کیا گیا۔

صوبیدار اور رسالدار میجر سے - حوالدار عہ

صوبیدار اور رسالدار اور رسائیدار عہ۔

نائک اور لیس دفعدار عہ

جمعدار - عہ

(۳) پنشن ذیل کے مطابق بڑھادی گئی ہے۔

سپاہی اور سوار پندرہ سال بعد عہ اٹھارہ سال بعد ٹے

لیس دفعدار و نائک اٹھارہ سال بعد عہ

دفعدار اور حوالدار اٹھارہ سال بعد عہ۔

اکیس سال بعد عہ

جمعدار بیس سال بعد للعہ چوبیس سال بعد سے

رسالدار میجر۔ صوبیدار میجر۔ رسالدار۔ صوبیدار و رسائیدار۔ اکیس سال بعد للعہ چوبیس سال بعد للعہ اور اٹھائیس سال بعد صہ۔

۴۔ خاص پنشن۔ پندرہ سال پورے ہونے پر اگر آدمی بیماری وغیرہ کے سبب سے نوکری کے قابل نہ رہے تو لیس دفعدار اور نائک کو ٹے دفعدار حوالدار کو عہ جمعدار کو عہ رسالدار میجر۔ صوبیدار میجر۔ رسالدار، رسائیدار اور صوبیدار کو صہ۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ فوج کی تنخواہ، پنشن، نیز زخمی ہونے یا ضرب لگنے کی پنشن و دیگر حقوق وغیرہ وغیرہ کا خلاصہ چھپ رہا ہے۔ جو کہ عام اطلاع کے لئے چند روز میں تقسیم کیا جائیگا۔

اس لئے لازم ہے کہ جوان بڑے شوق سے بھرتی ہوں۔ اور دوسرے بھائیوں کو بھی بھرتی کرائیں اور سرکار و ملک کی خدمت کرکے نام پیدا کریں۔

نوٹ:۔ (۲) جو لوگ بھرتی کرانے میں مدد دینا چاہیں وہ اپنے تحصیلدار صاحب کی معرفت اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں بھرتی کرنے کے سارٹیفکیٹ اور ریل کے کرایہ کے فارم کے لئے درخواست کریں۔ اور جو رکروٹ وہ حاصل کریں وہ تحصیل کی معرفت بھرتی کے دفتر کو روانہ کریں۔ کسی قسم کا سوال بھرتی کی بابت ضرورت ہو تو صاحب بہادر بھرتی کنندہ سے دریافت کریں۔ ہر ایک رکروٹ کا جو منظور ہوجاوے تے انعام بھرتی کرانے والے کو ملتا ہے۔ اور ریل کا کرایہ جو کہ اُن کا اپنا اور رکروٹوں کا لگے وہ بھی سرکار سے واپس ملتا ہے۔ اور رکروٹوں کی خوراک کا خرچ بھی واپس دیا جاتا ہے۔

دستخط میجر سی۔ آر لائل۔

صاحب بہادر بھرتی کنندہ سکھاں

چھاؤنی جالندھر۔

۲۵ جنوری ۱۹۱۷ء

دعا

بہ جناب رب الفتح

یہ وہ دعائیہ نظم ہے جو ۴ اگست کے جلسہ میں جو جنگ کی بابت تھا واعظ نے سنائی اور مسٹر سموئیل واعظ نے جنگ پر ایک عمدہ تقریر کی۔

اے خاصہ خاصان خدا وقت دعا ہے
امت پہ تیری وقت مصیبت کا پڑا ہے
جلدی سے مدد کیجئے اے شافع محشر
اقوام میں آہ روز حشر کیسا بپا ہے۔
جدال و قتال ہے شاہان صلح میں
دنیا میں عجب ایک تماشا یہ بپا ہے
یورپ میں غضب کا یہ پڑا آن کے رن ہے
میدان جہاں دیکھئے کشتوں سے بھرا ہے
نے گرز ہے نے ڈھال ہے نے تیر و کماں ہے
زمین کے گولوں سے دھواں دھار ہوا ہے
یورپ کی فضا ساری ہی گولوں سے بھری ہے
ہر جان کو جاں جانے کا خطرہ ہی پڑا ہے
جرمن کے جو ولیم نے اکڑ اپنی دکھائی۔
انگلینڈ کے تب شیر کو غرانا پڑا ہے۔
لاکھوں ہی یتیم ہوگئے بیوائیں ہوئیں بے حد
جرمن کی شرارت نے یہ اندھیر کیا ہے۔
مظلوموں کی امداد کو آ جلد مسیحا۔
بس اب تو دعا سبکی یہی صبح و مسا ہو
جب بنتی ہے تب کوئی نہیں ہوتا ہے حامی
یاروں سے کیا روس نے بے وقت دغا ہو
تجھ ذات مبارک کے سوا کوئی نہیں ملی۔
سب دوست ہیں مطلب کے یہ افسوس کی جا ہے۔
کر خاتمہ جلدی سے تو اس جنگ و جدل کا
جی جاں سے دعا مانگتا ہر شاہ و گدا ہے

ہو جارج شہنشاہ کو فتح جابجا الٰہی
واعظ کی شب و روز یہی تجھ سے دعا ہے

آر۔ ایم۔ واعظ

مسیحی یگانگت

معززین علمائے عصر کی نظر میں جب سے یہ سرخی **مسیحی** یگانگت کی گذرے گی۔ تو غلبا خیال ہے۔ شاید خاص طور پر محسوس کریں اور سوچیں کہ ایسے مضمون کی بھلا کیا ضرورت تھی۔ اگر کوئی مضمون منطقانہ خیالات یا سائنٹیفک دماغ کا لکھا جاتا اور اُس سے اس مسیحی اخبار بنام نور افشاں کو مزین و مزیب کیا جاتا تو بھی کچھ بات تھی۔ یا اگر اُس میں کوئی تازہ خبر موجودہ جنگ کے متعلق عمدہ تحریر عالمانہ میں درج کیگئی ہوتی تو بھی بہتر ہوتا لیکن یہ کیا مضمون لے بیٹھے جس سے اُلٹی طبیعت بھی خراب ہوگئی۔ پھر اور لغو باتیں وقت آرام و فراغت میں خلل انداز کرنے لگ پڑیں۔ کیا دہلا شروع کر دیا۔ جس سے عمدہ دلفریب سرود دن کا لطف جاتا رہا۔ بے فایدہ شغلہائے ناپسندیدہ بدمزا کر دیئے گئے۔ یہ رائے ان صاحبان کے خیالات کا خاکہ ہے۔ جنہیں قوم کا خیال تک نہیں ہوگا جن میں قومی غیرت کا نام و نشان نہیں جنکا کا کام مذہب کو محض ایک وقت گذارنے کیلئے سوسائیٹی میں شامل ہونے کا طریق خیال کرنا ہو اور بالعموم یہ نوجوان مسیحیوں کا دماغی عکس ہے یہ الفاظ بلا تامل اُس زبان سے جو عمدہ علمی استعداد تقریری رکھتی ہے۔ جو قوم میں ایک آگ پھونک سکتی ہے۔ فوراً بوجہ قلبی محبت مذہب و ملت قوم و وطن سے نہ ہونے کے تباہی تجبوں کو جو یاد کئے گئے گئے تھے۔ یا اصول جن پر دلایل دوڑائی گئی تھیں نکلیں گے۔ رہے اعلےٰ تجربہ کار اور زمانہ کے اوقات گرم و سرد کے واقف جن کی ملازمت کا زمانہ مشن میں سالہا سال تک عمدہ بائیبل کے مسائل پر مضمون سنتے پڑھتے بولتے صرف ہوچکا ہے۔ وہ فوراً مضمون کو پڑھنے کے بغیر سرخی مضمون دیکھتے ہی نتیجہ نکال کر مضمون کو بغیر مطالعہ کے ہی چھوڑ دیں گے۔ اور بس یہ سوچ لیں گے کہ یا تو مختلف مشنوں کا کہیں تقاضا ہو گیا ہے۔ اور دو پادری بگڑ بیٹھے ہیں ثالث شخص صلح کی خاطر ان پادری صاحبان اور کانگریگیشن کو نصیحت کے طور پر اور خوش کرنے کے لئے یہ مضمون لکھ کر پیش کر رہا ہے۔ یا یہ کہہ دینگے کہ ہاں کوئی ادنیٰ رنجش بنی ہوگی۔ جسے چندے کی ضرورت ہے اور وہ یوں دست گدائی دامن خیالِ یگانگت سے نکال رہا ہے۔ اور تیسرا نتیجہ جو نکالیں گے وہ یہ ہوگا کہ ہا شاید کسی مشن کے ملازم کی نوکری چھوٹ گئی ہوگی۔ جس کے لئے وہ مسیحی یگانگت کے مضمون کے پردے میں کسی کی شکوہ و شکایت و مذمت ظاہر کیا چاہتا ہے۔ صدہا قسم کی رائیں اپنے اپنے دماغ کے مطابق قایم کیجا سکتی ہیں۔ بلکہ یہانتک دیکھا ہے کہ بعض مسیحی اخبار بین تو ایسے روکھے پھیکے مضمونوں کی وجہ سے ہی دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ بلکہ صدہا نکتہ چینیاں کرنے لگ پڑتے ہیں اور ان اپ شتاب اندعا و حضدیہ اور وہ کا معرکہ جوں شروع کرتے ہیں تو وہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اُن کی علمی جولانی کی تقریر بند بھی نہیں ہونے میں آتی۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر نور افشاں نور افشانی نہ کرے۔ تو اس اور عام اخباروں میں کیا فرق ہو۔ نور افشاں کا کام مسیحیوں میں تحریک پیدا کرنا اُن کو نورانی خبروں سے جو نور کے فرزند ہیں خوش کرنا ہے نہ کہ مختلف اخباروں کی طرح اِدھر اُدھر کچھ آج کی اور کچھ آج سے پہلے کے واقعات کو ایسا رنگ چڑھانا کہ ناظرین اخبار عش عش کرنے لگ پڑیں۔ یہ اخبار تو وہ اخبار ہے جس کا کام ہر کس و ناکس کے دل کو نور سے منور کرنا ہے۔ جس نے مضامین بائیبل سے تاریکیٔ دل کو روشنیٔ قلب سے بدلنا ہے جس نے اپنی روشنی سے ہمارے دل کے اندر کی ہماری قوم کی اندرونی حالت کو ہم پر ظاہر کرنا ہے۔ جس نے ہمارے دلوں کے لالٹین کو اپنے نورانی **شیشے** سے بائیبل کی روشنی کو خوش کرکے اور اس کے اندر کی مردہ نفسوں یعنی مردہ خیالات کو زندہ خیالات اور زندگی کے خیالات بنانا ہے جس نے ہماری قوم کی مردہ ہستی کو اپنی نورانی بیری سے زندہ ہستی کر دینا تو بھلا صاحبان پھر اس میں مسیحی یگانگت جیسے مضمون کیوں نہ درج کئے جائیں۔ اور کیوں نہ بائیبل کا نور ظاہر ہو۔ کیوں نہ اُس میں قوم اور مذہب کو تحریک دینے والے مضمون مسیح کئے جاویں۔ رہا اب مسئلہ اُن مضامین کے مطالعہ کا۔ ذرا غور کیجئے گا۔ اگر کتب صرف طاقچے میں رکھنے کے لئے عام طور پر خریدی جاتی ہیں۔ یا اُن کے سرورق کو ملاحظہ کرنے کے لئے پیسے برباد کئے جاتے۔ یا مطالعہ کرنے کے لئے جب کتابیں خریدی مطالعہ کے کام کے واسطے ہیں اور پھر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ دنیا میں علمی استعداد بڑھانے کے لئے اور اس استعداد سے فایدہ مثل شہرت ملازمت و توصیت کے لئے گیا کتب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم حاصل کرنے کیلئے خواہ وہ علم علم سائنس یا طب یا منطق یا کوئی لٹریچر ہو۔ لیکن وہ علم بہرصورت فایدہ سے خالی نہیں۔

ہوتا۔ تو کیا نورافشاں کا خریدنا یا کسی مد سے حاصل کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ فضول ہے۔ نہیں بلکہ یہ بھی دوسرے علموں کی کتابوں کی طرح سے اپنا فائدہ پہنچاتا۔ اور کثرت سے پہنچا سکتا ہے۔ اور ہم سب سے وہ فائدہ جن کو اس کا معاوضہ بنایا گیا ہے۔ لے سکتے ہیں۔ اس مسیحی اخبار کا تمام مسیحیوں کی نظر سے گزرنا ہی کہ جو مسائل قلمبند ہوئے ہوں اُن کا پڑھنا ایسا ہے جیسے ایک لیڈر کے الفاظ کا سننا۔ اور اُن سے تحریک حاصل کرکے ترغیب پاکر اس مسیحی فوج کا اپنے اسلحہ حرب مسیحی تعلیم اور مسیحیت سے سج کر میدان حرب یعنی عالم میں نکلنا۔ گو اس کے تمام مسیح کے بندے خریدار نہیں بن سکتے لیکن اسے جہاں جہاں یہ اخبار جاتا ہے لیکر تو پڑھ سکتے ہیں۔

سب سے اول طرز یگانگت میں میں اسی کو لیتا ہوں۔ کہ ہم اپنے لیڈر کے قدردان ہوں۔ نہ یہ خصوصیت صرف نورافشاں پر محدود کریں بلکہ تمام مسیحی رسالوں اور اخباروں پر سب سے اول اور اول بائبل پر تاکہ ہم سب بائبل کے مسائل پر یکساں سوچ سکیں۔ اور طبائع مختلفہ کا وقوع نہ ہو سکے۔ بلکہ تمام کے خیالات اور زبان ایک معلوم ہوں۔

راقم خاکسار۔ یوسف عزیز از کلارک آباد

حالات تبت

گزشتہ سے پیوستہ

لوگبا لوگ یہاں پر لوگبا لوگ بہت حقیر سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو کسی قسم کی ترقی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کے گھر بغیر کھڑکی اور دروازہ بغیر تختوں کے رہتا ہے کہ وہ بند نہیں کر سکتے۔ اور رات کو چاروں طرف کی ٹھنڈی ہوا میں بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اُن کا کام مردہ کتوں کو گاؤں سے اٹھا کر باہر پھینکنا۔ اور مردوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کتوں کو کھلانا ہے۔ بعض جگہ مردوں کو کھانے کے لئے کتے پال رکھے ہیں۔ اور یہ کتے ایسے خونخوار ہیں کہ زندہ آدمیوں پر بھی حملہ کر دیتے ہیں۔

عورتوں کا منہہ کالا ایک تو قدرت نے پہلے ہی یہاں کی عورتوں کو بدصورت بنایا ہے۔ اور کچھ وہ اپنے میلا پن سے خود بدصورت بنی رہتی ہیں۔ اور رہا سہا حکام نے خوار کیا ہے یعنے وہ اپنے منہہ پر کالک اور ایک قسم کا رنگ لگاتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایک دفعہ لاسا میں بہت شرارت اور بداخلاقی پھیل گئی تھی۔ اس وقت دلائی لاما نے اس خیال سے کہ کوئی شخص ان کی خوبصورتی سے لبھایا جا کر بدی میں نہ پڑے عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے چہرہ پر کالک لگایا کریں۔ یہ رواج بہت سی جگہوں میں اب تک پایا جاتا ہے۔ یہ گویا تبت کی مستورات کے لئے پردہ یا برقع ہے۔ بعض تو اب اس کو سنگار میں شامل سمجھتی ہیں۔ چہ خوب۔

تبتی اخبار تبت میں خبریں ملنے کی جگہ بازار ہیں۔ اور اخبار تاجر اور بیوپاری ہیں۔ جو لوگ ملکی اور ادھر اُدھر کی خبریں سننا چاہتے ہیں نئے تاجروں کی آمد کی خبر سنتے ہی بازار میں جا کر اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ صحیح اور معتبر خبر بہت کم ملتی ہے۔

تبتی دعا تبت میں زبانی دعا کے علاوہ مقدس کتاب کی آیت اوم منی پدمے ہوم جھنڈے پر لکھ کر ٹانگ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو ہوا جھنڈے سے ہو کر گاؤں کی طرف آتی ہے وہ پاک کرتی ہے۔ اور بعض جگہ پن چکی میں منتر لکھ کر لپیٹ دیتے ہیں۔ یوں لوگ کام کرتے اور سوتے ہیں۔ لیکن دعا کا پہیہ رات دن دعا کرتا رہتا ہے۔ اور اکثر ایک چھوٹا دعائیہ پہیہ ہاتھ میں پکڑ کر گھماتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جتنی دفعہ یہ دعا کا پہیہ گھومیگا اُتنے ہی ہمارے گناہ معاف ہوں گے۔ اور ہم برکت پائینگے۔

راجہ زونگ تبت کی ایک پرانی کتاب میں لکھا ہے کہ کاشی پور ہندوستان کا ایک فقیر تبت میں آیا۔ وہ اُن کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ جب لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اُس نے اُنگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ آسمان سے کسی لاما کا اوتار بنکر آیا ہے۔ اس وقت مغربی تبت کا راجہ بے اولاد مر گیا تھا تو لوگوں نے ملک اس نووارد فقیر کو اُس کی جگہ راجہ بنا دیا چنانچہ آج تک بمقام چپرنگ اور ٹرگ میں اُس کے خاندان میں سے حکمران ہیں۔ جن کو "ٹرگ زونگ" کہتے ہیں۔

عرصہ ہوا کہ چپرنگ میں ایک مسیحی راجہ بھی تھا جس کی بابت اسسٹنٹ کمشنر میکو رتھ ننگ صاحب نے بھی جب وہ گرٹرگ کیطرف گئے تھے کچھ لکھا تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد لاما لوگوں نے مسیحیوں کو وہاں سے نکلوا دیا۔ خدا کرے کہ پھر خداوند مسیح کا راج اس ملک میں پھیل جاوے۔ تاکہ یہاں کی ساری بداخلاقی اور جہالت جاتی رہے۔ اور لوگ زندگی کے مالک کے پاس آکر حیات ابدی حاصل کریں آمین۔

اس سال اپریل سے اب تک میں نے ان اطراف میں قریباً ۸۰۰ سو میل کا پیدل سفر کیا۔ اور خدا نے بہت سے عمدہ موقعے انجیل سنانے کے لئے بخشے۔ اور معزز ناظرین کی

خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس ماریک ملک کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ کہ تبت جلد مسیح کے تابع ہو جائے اور اُن صاحبان کا جنہوں نے اب تک بذریعہ دعا اس خدمت میں میری مدد کی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

الراقم۔ آپ کا خادم۔ فقیر حقیر سُندر سنگھ۔

حسن ابدال

ضلع اٹک تحصیل کیمبلپور میں حسن ابدال ایک قصبہ ہے جو ضلع اٹک دریا سندھ سے ۳۲ میل مشرق میں اور راولپنڈی سے ۲۸ میل مغرب میں سڑک اعظم پر جو درّہ اٹک سے جہاں نکلسن صاحب کی لاٹ (مینار) ہے گزر کر حسن ابدال کے باغوں میں سیر کرتی ہوئی پشاور کو چلی گئی ہے۔۔ ۔۔۔ واقع ہے۔ شمال میں ضلع ہزارہ کے وہ پہاڑ جو سلسلہ ہمالیہ کی آخری بلندی کو الوداع کہتے ہوئے افغانستان کی زمین میں داخل ہوتے ہیں۔ ان ہی پہاڑوں کے درمیان ہرّو ندی مروڑ توڑ کھاتی اور لہریں مارتی دریا سندھ میں جا گرتی ہے۔ جنوب میں تحصیل فتح جنگ جہاں کوؤں سے مٹی کا تیل نکلتا ہے واقع ہے۔

حسن ابدال میں بابا ولی شاہ قندہاری کی ایک پہاڑی ہے جس کے نیچے ایک تالاب ہے جو در اصل ایک چشمہ ہے۔ اس تالاب کے شمالی جانب ایک پتھر پر (جیسا کہ روایت ہے گرو نانک کا پنجہ کھدا ہوا ہے۔ قرب وجوار سے اور بہت سے چشمے نکلکر یہاں کے باغوں کو سیراب کرتے ہوئے جھبلاٹ ندی میں جو یہاں سے قریب مشرق سے مغرب کو بہتی ہے جا گرتے ہیں۔ ان چشموں پر بہت سی پن چکیاں بنی ہوئی ہیں جن میں ہزارہا من آٹا پیس کر غیر ملکوں کو جاتا ہے۔ یہاں کا گنا مشہور ہے۔ پتھر کی کونڈی جس کو دوری یا دوری کہتے ہیں۔ نہایت عمدہ بنتی ہے۔ یہاں کی سنگتراشی مشہور ہے۔ ہندو بابے شاہی جمدی سنگھ بھی سکھ آباد ہیں۔ عیسائی صرف سات روحیں ہیں۔ سرکاری شفاخانہ۔ تھانہ اور تار ڈاکخانہ بھی ہے۔ جہاں کے بہتر صاحب لیاقت اور ہر دلعزیز ہیں چار سنہ اور چار ہی مسجد اور بہ گوردوارے جہاں پہ صبح گرنتھ صاحب پڑھا جاتا ہے۔ جن میں سے بعض سنگھ سبھا کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

حسن ابدال کے نام سے ظاہر ہے۔ کہ یہ شہر اہل اسلام کا آباد کردہ ہے کیونکہ ابدال کے معنے اولیا اللہ کے ہیں۔ غالباً یہ نام شاہجہان کے وقت میں نامزد ہوا۔ چنانچہ بابا ولی شاہ قندہاری جو مذکورہ بالا پہاڑی پر بیٹھا عبادت کیا کرتا تھا اتفاقاً شاہجہان ادھر سے گذرا اور اُس کی بیٹھک پر چھوٹا سا ۸ فٹ کا مقبرہ بنوا دیا۔ فقیر تو خدا جانے کہاں جا مرا مگر اس مقبرے کی آجتک زیارت کی جاتی ہے۔

اس ہی پہاڑی کے عین نیچے وہ چشمہ جو پنجہ صاحب کے نام سے نامزد ہے جو سکھوں کا تیرتھ بن گیا ہے عام روایت کے سوا سے تاریخ خالصہ سے ظاہر ہے کہ گرو نانک ۱۵۲۷ء میں مکے سے لوٹتے ہوئے درّہ خیبر سے گذر کر دریا سندھ کو عبور کر حسن ابدال کے ایک پیپل کے نیچے آٹھہرے اُن کا چیلا مردانہ پانی کی تلاش میں بابا ولی شاہ قندہاری کے پاس گیا۔ بابا ولی نے پانی دینے سے انکار کیا۔ جب مردانہ بابا نانک کے پاس آیا اور حال سنایا۔ بابا نانک نے ایک پتھر کو اُٹھا جہاں سے پانی کا چشمہ بہہ نکلا دونوں نے پانی پیا۔ اتنے میں بابا ولی نے ایک بڑا سا پتھر لڑھکا کر بابا نانک کو مارا جب وہ پتھر لڑھکتا ہوا بابا نانک کے قریب آیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے روک لیا۔ گیلے ہاتھ کا نشان اُس پتھر پر بن گیا۔ مردانہ نے ایک سنگتراش سے جو وہاں آنکلا تھا اس پتھر پر پنجہ کھدوا دیا کہ نشکل سے پانی ملنے کا نشان باقی رہے ۲-۳ روز کے بعد بابا نانک اور مردانہ مارگلہ کی گھاٹی سے گذر کر راولپنڈی چلے گئے۔

مگر اہل سلام کا بیان ہے کہ جب بابا ولی شاہ عابد فقیر تھا تو کیا ممکن ہے کہ پانی کے بجائے پتھر مارتا؟ دیگر جس جگہ اب دربار پنجہ صاحب ہے یہاں مسجد تھی۔ کیونکہ ۱۸۱۲ء میں جبکہ گورو گوبند سنگھ کا زور شور تھا یہاں کے مسلمانوں پر سخت ظلم ہوا تھا لہذا اُس سنگتراش کا ایک پوتا زندہ تھا جس نے وہ پنجہ کھودا تھا) ظلم سے بچنے کے لئے اُس نے ایک سکھ سردار سے عرض کی کہ آپ رحم کیجئے۔ کیونکہ اس زمین پر تمہارے گرو نانک صاحب بھی آئے تھے۔ اور اُن کا پنجہ اب تک ایک پتھر پر بنا ہوا ہے سکھ سردار نے کہا چل دکھا؟ وہ سنگتراش سردار کو ساتھ لئے ہوئے مسجد میں گیا اور اُس حوض کے کنارے پر جہاں نمازی وضو کرتے تھے ایک پتھر اُلٹ کر دکھایا اور کہا کہ یہ پنجہ بابا نانک فقیر کا ہے میرے والد اپنے باپ کی زبانی بیان کرتے تھے۔ کہ ایک دن میں گھومتا ہوا چشموں کیطرف گیا۔ دیکھا کہ ایک فقیر اور اُس کا چیلا بیٹھے ہوئے ہیں۔ باتوں باتوں میں میں نے کہا میں سنگتراش ہوں۔ اُس کے چیلے نے مجھ سے ایک پتھر پر پنجہ کھدوا دیا۔ اور کہا کہ اس کے ہٹانے سے چشمہ نمودار ہوا۔

اور ہم کو پانی ملا۔ اس لئے یادگار ہے۔ اس قصّہ کو سُنتے ہی سردار صاحب کے دل میں ایک ولولہ جوش پیدا ہوگیا اور چند منٹ کے بعد

مسجد کا گُردوارہ بن گیا

اور پنجہ صاحب کے نام سے نامزد ہوا۔ اس لئے اب تک شہر کو پنجہ صاحب یا حسن ابدال کہتے ہیں یہاں۔ سال میں کئی چھوٹے چھوٹے اور بیساکھی کو اشنان کا بڑا میلا لگتا ہے۔ اور ہر سنیچر کو مویشیوں کی بڑی منڈی لگتی ہے جس میں سینکڑوں آدمی پٹھان۔ پنجابی۔ ہزارے۔ ہندوستانی اور خاصکر پراچے جو سوداگری میں مشہور قوم ہے۔ جمع ہوتے ہیں

مذکورہ گروہ کے درمیان صرف ایک مسیحی خاندان جس میں چھوٹی بڑی سات روحیں ہیں۔ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۱۶ء کو خدا کی خدمت اور جلال پھیلانے کو داخل ہوئے۔ اور اب اس خاندان کا سراج آپ لوگوں سے عرض کر رہا ہے کہ در اصل یہ شہر خداوند مسیح سے ۵۲۶ سنہ پہلے کا آباد ہے۔

چنانچہ ساکی منی گوتم جس کو بدھ بھی کہتے ہیں ابھی زندہ ہی تھا کہ فارس کا مشہور بادشاہ دارا گشتاسپ نے پنجاب پر حملہ کیا۔ اور جب اُس کی فوج دریائے سندھ پر پہونچی اُس کے یونانی امیر البحر سائلکس نے کشتیوں کا پل تیار کیا جس پر سے تمام فوج نے اُتر کر اس بستی اور پنجاب کو فتح کیا۔ اس کے دو سو برس بعد یعنی مسیح سے ۳۲۷ برس پہلے سکندر اعظم شاہ مقدونیہ اپنی یونانی سپاہ سے فارس کو فتح کرتا ہوا پنجاب کیطرف بڑھا۔ اس وقت یہ شہر ایک ہندو بودھ مت کے راجہ ٹکشلا کی (جس کو یونانیوں نے ٹکسلا لکھا ہے) راجدہانی تھا جس کے کھنڈرات آج تک موجود ہیں۔ دیگر یہاں سے ۱/۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بنام واہ ہے۔ جو راجہ ٹکس شلا کے زمانے میں جلال یا جل ساگر یعنی تالابوں کا باغ کہلاتا تھا جہاں اُس کی رانیاں کشتی پر ایک تالاب سے دوسرے تالاب میں بذریعہ روشن نہر سیر کرتی تھیں۔ وہ پرانے تالاب اور کہنہ کھنڈرات آجتک ہندو آبادی کی شہادت دے رہے ہیں۔

(باقی دارد)

رسید زر

ایم ڈی ایلسن	عہ
مسٹر مقبول حق	[illegible]
" منا لعل	ے
پادری ڈبلیو ایچ ہیزلپ	ے
بابو مسیح داس	ے
مس اے پی فوز	عہ ۸ر
مسٹر شفیل	عہ ۸ر
ایچ ایچ علیے اینڈ کو اشتہار	ے
مسٹر شی سنگھ	ے
پادری جے رڈمن	ے
بابو نادر شاہ	ے
مس ای۔ ایم سلیقہ	عہ ۸ر
مسٹر اے مکون	عہ ۸ر
" ای این برون اشتہار	للعہ
" ایچ ہیجنین اشتہار	ے
وڈ ستاک سکول	۱۲ر
مسٹر ای ایس ولیم	عہ ۸ر
" زوجیا مبین	ے
" اے۔ ایم جیکب	ے
ڈاکٹر جے جمیس	ے
مسٹر سی ڈی پیپ	عہ ۸ر
پادری جے لنڈبرگ	ے
ڈاکٹر خیر اللہ	عہ ۸ر
مسٹر جان اڈم	ے
ہیڈ ماسٹر	ے
مسٹر سکندر خاں	ے
" جے۔ اے اودیاہ اشتہار	ے
" عمر الدین	عہ ۸ر
" فیروز الدین	ے
" جی ایچ نیوٹن	ے
پادری جے۔ ایچ سمتھ	ے
مسٹر کلون بوٹا سنگھ	ے
" جے گدیوں اشتہار	عہ

ضرورت

بنوں میڈیکل مشن کے لئے دو مسیحی سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک تو بنوں میں رہیگا تنخواہ معقول اور گھر ملیگا اور دوسرا بمقام تھل ایک برانچ ہسپتال کا چارج لیگا۔ کل درخواستیں ڈاکٹر ار کاکس سی ایم۔ ایس بنوں شمال مغربی سرحدی صوبہ آنا چاہیں۔

ضرورت

ضلع آگرہ میں ایک پرائمری سکول کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ ورنیکلر مڈل تک ہندی ضرور جانتا ہو۔ اور اردو جاننے کی بھی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائے گی۔ کل درخواستیں معہ نقل سندات پاس پادری جے سی ہیرن سی ایم ایس آگرہ آنا چاہئیں

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ - یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم اعلیٰ و تکمیل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے

شرح خوراک ماہواری فی طالب علم .... للعہ

فیس جماعت .... ۳/۴ سرکاری شرح

متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری .... علاوہ

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکول میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا - گرد کو نول - کیرم وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں گرد کو نول فی عدد ... جن رکشائی ... سے ... زیادہ حالات خط و کتابت پرنسپل مشن سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں

برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے۔ قریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس اور خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشوضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے اُستاد صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔ پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

جاغدل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب۔

چندہ سالانہ ہر ایک یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ... ہوگا فی کاپی ... المشتہر پادری ایم وہیری ڈی ڈی منیجر لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں مسیحی علم و ادب کی تمام کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کیطرف سے شایع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بنام منیجر پادری ای ایم وہیری صاحب لودیانہ پنجاب۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہواری ہے اور ہر ماہ کی ۱۶ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور علمی نیز کرسچن انڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے ... تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نتھیور جسولی پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ... ؏

ہندوستان و پنجاب سے معہ " ... سے

غیر ممالک سے " " ... ۱۲/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ... ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ دیا جائیگا۔

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

عمدہ قابل اطمینان اصلی

تخم ترکاری اور پھول نیز پھل پھول کے پودے ایچ ایچ عیسے جی اینڈ کو سہارنپور سے ملتے ہیں۔ فہرست منگا کر نام اور قیمت معلوم کیجئے۔ ایچ ایچ عیسے جی اینڈ کو۔ سہارنپور۔

ضرورت

ایک تجربہ کار بائیبل وومن کی جو کہ پنجابی اور اُردو جانتی ہو ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد مس ایم۔ ایل۔ ہیرس صاحبہ لودیانہ کے نام آنی چاہئیں۔

اشتہار

تخم ترکاری پھول اور پھل پھول کے پودے مطلوب ہوں تو مسٹر این ہینچنسن۔ سپرنٹنڈنٹ امپیریل فروٹ گارڈن آفس سہارنپور سے طلب کر سکتے ہیں۔

ہمارے ۲۵ سالہ تجربہ شدہ مجربات

سرمہ بینائی برسوں کی دھند کم نظری جالا ... لالی پانی کے لئے ناظرین نورافشاں سے پادری صاحبان پروفیسران حکیمان شاہد ہیں قیمت ...

مرہم اکسیر اعظم ... ناسور ... کان ... گھٹنے ... چوٹ ... موچ ... ہاتھ پیر ... قیمت ۱۲

مجربات ... واسطے ... کے لئے ... وغیرہ کا جادو اثر ... ڈاکٹر ... ایچ - ایم - لاہور ... بی - ایم - ایچ۔

پنجاب پرونشل کانفرنس کی استقبالیہ

صدارت کا اعزاز لالہ ہر کشن لال بیرسٹر کو پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

پادری ای ایم وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... پرنٹر چھپا۔